اداریہ

واقعہ کربلا تاریخ اسلام کے ایسے اہم اور یادگار ترین واقعات میں سے ایک ہے جو انتہائی اعلی افکار و اقدار کا حامل ہے۔اس کی اہمیت کے پیش نظر اکثر مؤرخین اور مصنفین ، مسلم اور غیر مسلم دونوں ہی نے اس عظیم واقعہ پر توجہ دی ہے۔ اہلسنت کے عظیم مورخین بخاری، طبری اور ذہبی کے مطابق پیغمبر اکرمؐ کے نواسے امام حسین علیہ السلام خدا کی راہ میں اٹھ کھڑے ہوئے ۔ ان کی تحریک کی بنیاد آزادی، انصاف اور عزت پر تھی، انھوں نے سب کو آزادی اور وقار کا سبق سکھایا۔

چنانچہ امام حسینؑ کی تحریک اور شہدائے کربلا کا احترام، ہندوستان میں مسلمانوں اور غیر مسلموں بالخصوص ہندوؤں میں ایک مشترکہ تاریخی روایت رہی ہے۔ امام حسینؑ اور واقعہ کربلا سے ہندوستانی عوام کی عقیدت پر تاریخ گواہ ہے چونکہ یہ ہندوستانی عوام کی ثقافت کا ایک اہم حصہ ہے۔ اسی لیے ماتمی تقریبات کا انعقاد نہ صرف ہندوستان کے شیعوں تک محدود نہیں ہے بلکہ اس ملک کے سنی اور ہندو اور دیگر مذاہب کے لوگ بھی ہر سال محرم کے دوران ماتمی تقریبات کا انعقاد کرکے امام حسینؑ اور ان کے شہید ساتھیوں سے اپنی عقیدت کا اظہار کرتے ہیں۔ لہٰذا امام حسین علیہ السلام کی تحریک کی اہمیت اور اسے صحیح طریقے سے جاننے کی ضرورت کے پیش نظر اس موضوع پر تحقیق و جستجو کو ہمیشہ مسلم اور غیر مسلم دونوں مفکرین کے یہاں خصوصی اہمیت حاصل رہی ہے۔ اس سلسلے میں ساری دنیا بالخصوص ہندوستان میں بہت سے علمی کارناموں کے باوجود، امام حسینؑ کی تحریک کی خصوصیات اور بلند و بالا تعلیمات کے بہت سے علمی و تحقیقی پہلو، ہنوز تشنۂ توضیح ہیں۔ اس مسئلہ کی اہمیت کو ملحوظ رکھتے ہوئے سہ ماہی جریدے « راہ اسلام» کے اس شمارے میں ہم نے ایرانی اور ہندوستانی مصنّفین کے ذریعے علمی اور مطالعاتی ضرورت کے کچھ حصے کا جواب دینے کی کوشش کی ہے۔ زیر نظر شمارے میں شائع مقالے اس طرح ہیں:

تحریک عاشورا کے تاریخی، سیاسی، سماجی اور ثقافتی عوامل

فارسی شاعری میں عاشورہ اور انقلاب حسینی کی جھلک

حسین مظلوم کی عزاداری میں ہندو سوگواروں کی ساجھہ داری

مغرب میں اسلامیات، تشیع اور عزاداری

حسینی انقلاب کے محرکات: ایک تجزیہ

معاصر فارسی ادب کے ۳ مرثیے

ہندوستان کی تہذیب و ثقافت پر محرم و عزاداری کے اثرات

جہاد امام حسین اور فطری آزادی کا پیغام

اس خصوصی شمارے میں تحریک کربلا سے متعلق مختلف مقالوں کے ساتھ ساتھ ہندوستان میں مراسم عزاء کی مروجہ روایات کو بھی مختلف زاویوں سے پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ البتہ قارئین کی رائے ہمارے آئندہ شماروں کو مزید مفید بنانے میں یقیناً مفید ثابت ہوگی۔

ڈاکٹر محمد علی ربانی

چیف ایڈیٹر